دُرِّ المُختار (اُردو)

(غایۃ الاوطار)

مترجمہ

مولوی خُرم علی صاحب مرحوم بہ تکمیل مولانا محمد احسن صدیقی نانوتوی

جلد اوّل

قانونی کتب خانہ • کچہری روڈ • لاہور

دُرِّ المُختار (اردو)

از

محمد علاء الدین حصکفی

(غایۃُ الاوطار)

صاحب تنویر الابصار

شیخ الاسلام محمد بن عبد اللہ تمرتاشی حنفی

مترجمہ

مولوی خرم علی صاحب مرحوم بہ تکمیل مولانا محمد احسن صدیقی نانوتوی

جلد اوّل

Rs 425.00

قانونی کتب خانہ • کچہری روڈ • لاہور

فہرست جلد اوّل غایۃ الاوطار ترجمہ دُرّ المختار

غیر الخنزیر علی المذہب اور بال مردار جانور کے پاک ہین سوائے سور کے مذہب درست پر م بال وغیرہ کی طہارت پانی کی بحث مین اسواسطے بیان کی تاکہ معلوم ہو کہ
اسکے پانی مین واقع ہونے سے پانی ناپاک نہین ہوجاتا پھر جب مردہ جانور کے بال وغیرہ پاک ٹھہرے تو زندہ کے بطریق اولی پاک ہین اور خوک کے
تو بال اور ہڈی اور تمام اجزا اُسکے ناپاک ہین ابو یوسف رح کے نزدیک اگر قلیل پانی مین واقع ہون ناپاک ہوگا کذا فی الطحطاوی وعظمہا و
عصبہا علی المشہور اور مردار کی ہڈی اور پٹھا پاک ہے مذہب کے مشہور قول پر م عصب یعنی پٹھے مین دو روایتین ہین سراج وہاج مین کہا کہ اُسکی نجاست
صحیح ہے مگر صاحب فتح القدیر بدایع کا تابع ہوا ہے اسکی طہارت مین اور یہی قول مشہور ہے اور وقایہ اور درر مین اسی پر یقین کیا ہے کذا فی المنح وحافرہا وقرنہا
خالیۃ عن الدسومۃ اور مردار کا سم اور سینگ خالی چکنائی سے پاک ہے م یعنے بال اور ہڈی اور پٹھے اور سم اور سینگ اُسوقت پاک ہین جبکہ اُنپر چکنائی
نہ لگی ہو اور اگر چکنائی ہوگی تو ناپاک ہین یہ ناپاکی ذاتی نہین بلکہ چکنائی کے لگنے سے ہے وکذا کل مالا تحلہ الحیوۃ حتے الانفحۃ واللبن علی الراجح اور
اسی طرح پاک ہے مردار کی ہر ایک وہ چیز جسمین زندگی نہین سماتی یعنے جاندار کے بدن مین وہ چیزین بے جان ہین چنانچہ بال اور پر اور چونچ یہانتک
کہ پنیر مایہ یعنے چیتا اور مردار کا دودھ بنابر قول راجح کے م انفحہ بکسر ہمزہ و فتح فا وہ دودھ ہے جو شیر خوار بچے کے پیٹ مین ہوتا ہے یعنے پنیر مایہ جسکے ڈالنے
سے دودھ جمتا ہے وہ امام کے نزدیک پاک ہے جبکہ مردار سے نکلے خواہ بستہ خواہ سائل اور صاحبین کے نزدیک سائل نجس ہے اور بستہ دھونے سے
پاک ہوجاتا ہے اور اگر مذبوح جانور سے خارج ہوا تو بالاتفاق پاک ہے کذا فی الطحطاوی وشعر الانسان غیر المنتوف اور انسان کا بال جو اکھاڑا نہین
پاک ہے یعنے اکھاڑے بال ناپاک ہین اور اسکی بیع کا جائز نہونا تعظیم کے سبب سے ہے نہ نجاست کی وجہ سے وعظمہ وسنہ مطلقا علی المذہب اور آدمی کی
ہڈی اور دانت مطلقاً پاک ہین مذہب درست پر م مطلقاً خواہ اپنا دانت ہو یا غیر کا واختلف فی اذنہ ففی البدائع نجسۃ وفی الخانیۃ لا اور اختلاف ہے
آدمی کے کان مین سو بدائع مین ہے کہ وہ ناپاک ہے اور خانیہ مین ہے کہ ناپاک نہین وفی الاشباہ المنفصل من الحی کمیتۃ الا فی حق صاحبہ فطاہر وان کثر اور اشباہ
مین ہے کہ جو چیز کہ زندہ شخص سے جدا ہوگئی وہ مردار کے مانند ہے مگر اسی شخص کے حق مین جسکا وہ جز ہے پاک ہے اگرچہ قدر درہم سے زیادہ ہو م منفصل سے
مراد وہ عضو ہے جسمین جان ہے تو ناخن اور بال منفصل ہونے سے ناپاک نہ ٹھہرینگے اور یہ جو کہا کہ منفصل اسی کے حق مین پاک ہے یعنے بالخصوص نماز مین
اسکا عمل درست ہے نہ پانی وغیرہ مین اسواسطے کہ پانی فاسد ہوگا اسکے بقدر ناخن کے پڑنے سے کذا فی الطحطاوی عن ابی السعود ولا یفسد الماء بوقوع قدر الظفر
من جلدہ لا بالظفر اور ناپاک ہوجاتا ہے قلیل پانی بقدر ناخن کے آدمی کی کھال کے گرنے سے نہ ناخن کے گرنے سے م یعنی آدمی کی کھال یا اسکا چھلکا پانی مین
اگرا اور زیادہ شمار مین آیا پانی ناپاک ہوگا اسواسطے کہ کھال اور چھلکا آدمی کے منجملہ گوشت کے ہے اور ناخن کے گرنے سے ناپاک نہوگا اسواسطے
کہ ناخن عصب یعنے پٹھا ہے کذا فی البحر ودم سمک طاہر اور خون مچھلی کا پاک ہے م اسواسطے کہ مچھلی کا خون حقیقت مین خون نہین ہے اسواسطے کہ جب
خشک ہوتا ہے تو سفید ہوجاتا ہے کذا فی المنح واعلم انہ لیس الکلب بنجس العین عند الامام وعلیہ الفتوی وان رجح بعضہم النجاسۃ کما بسطہ ابن الشحنۃ
اور اسکو جان رکھ کہ کتا نجس العین نہین یعنی اسکی نجاست ذاتی نہین خوک کے مانند امام اعظم کے نزدیک اور اسی قول پر فتوی ہے اگرچہ بعضے علما نے چنانچہ
زاہدی اور فقیہ ابو اللیث نے نجس العین ہونے کو ترجیح دی ہے چنانچہ ابن شحنہ شارح وہبانیہ نے اسکو مشرح بیان کیا ہے م کتے سے حفاظت اور شکار کروانا
شرعاً درست ہے اگر وہ نجس العین ہوتا تو اس سے نفع حاصل کرنا درست نہوتا خوک کے مانند بحر الرائق مین ہے کہ کتے کی ہڈی اور بال اور عصب اور جو چیز کہ
ماکول نہین وہ پاک ہے اور گوشت اسکا ناپاک ہے فیباع ویوجر ویضمن ویتخذ جلدہ مصلی ودلوا جبکہ کتا نجس العین نہوا تو اسکا بیچنا اور اجارہ دینا اور جسنے تلف
کرنے والے پر تاوان لازم ہونا اور اسکی کھال کا جانماز اور ڈول بنانا جائز ہے ولو اخرج حیا ولم یصب فمہ الماء لا یفسد ماء البئر ولا الثوب بانتفاضہ ولا بعضہ
مالم یر ریقہ اور اگر کتا کنوئین مین سے زندہ نکالا گیا اور اسکا منہ پانی مین نہ لگا تو کنوئین کا پانی ناپاک نہوگا اور نہ کپڑا ناپاک ہوگا بھیگے کتے کی جھٹکون

سے اور نہ اسکے کاٹنے سے جبتک اسکی رال کا لگنا بدن پر معلوم نہو یعنے اگر کنوئین مین کتا مُنھ ڈالیگا یا کاٹنے مین اسکی رال بدن پر لگیگی تو پانی اور
بدن ناپاک ہوگا اسواسطے کہ رال پیدا ہوتی ہی گوشت سے اور گوشت اسکا ناپاک ہی ولاصلوۃ حاملہ ولو کبیرا اور نہ فاسد ہوگی نماز اسکی جو نماز پڑھنے
مین کتے کو لیے رہا اگرچہ بڑا کتا ہو یعنے اسواسطے کہ ظاہر اسکا ناپاک نہین اور باطن کی نجاست نماز کی مانع نہین شارح نے بقولہ ولو کبیرا اشارہ کیا کہ یہ
جو بعض روایت مین کلب صغیر کی قید ہی سو اتفاقی قید ہی نہ احترازی وشرط الحلوائی شد فمہ اور شمس الائمہ حلوائی نے کتے کا منھ بند کرلینا شرط کیا ہی یعنے
حامل سگ کی نماز اس شرط سے فاسد نہین کہ اسکا منھ بند ہو تاکہ اسکا لعاب مصلی کے بدن پر اور کپڑے کو نہ لگے اسواسطے کہ ظاہر بدن ہر جانور کا پاک ہی
نجس نہین ہوتا بدون موت کے اور اسکے باطن کی نجاست اپنے معدن مین قائم ہی تو اسکا حکم ظاہر نہین ہوتا جیسے باطن مصلی کی نجاست کا کذا فی البحر ولا
خلاف فی نجاسۃ لحمہ وطہارۃ شعرہ اور امام اور صاحبین کا اختلاف نہین کتے کے گوشت کے ناپاک ہونے مین اور اسکے بال کے پاک ہونے مین م بعضون
نے وہم کیا کہ جب کتا نجس العین نہوا تو اسکا پس خوردہ کیونکر ناپاک ہوگا حالانکہ وہ بالاتفاق حرام ہی اسکا جواب یہ ہی کہ طہارت عین اسکی مستلزم
نہین کہ اسکا ہر جز پاک ہو پس جھوٹا اسکا اسوجہ سے ناپاک ہی کہ اسکے ساتھ لعاب اسکا مختلط ہی اور لعاب پیدا ہوتا ہی گوشت سے اور گوشت ناپاک
ہی دم مسفوح کے اختلاط سے والمسک طاہر حلال فیوکل بکل حال اور مشک پاک حلال ہی ماکول ہی ہر حالت مین یعنے خواہ غذا مین خواہ دوا
مین خواہ ضرورت ہو یا نہو م طاہر کے بعد حلال کا لفظ اسواسطے زیادہ کیا کہ طہارت کو حلت اکل لازم نہین اسواسطے کہ مٹی پاک ہی مگر اسکا کھانا حلال
نہین وکذا نافجتہ طاہرۃ مطلقا علی الاصح فتح وکذا الزباد اشباہ لاستحالتہ الی الطیبۃ اور اسی طرح مشک کا نافہ پاک ہی مطلقا یعنے خواہ پانی کے لگنے سے
فاسد ہو یا نہو بنا بر قول اصح کے کذا فی الفتح اور اسی طرح زباد پاک ہی کذا فی الاشباہ وبسبب خوشبو ہو جانے کے ہر ایک مشک اور زباد کے م یعنے ہر چند مشک
اصل مین خون تھا اور زباد غیر ماکول کا پسینہ ہی لیکن اب تحیل بخوشبو ہو گیا حقیقت اسکی بدل گئی دونون پاک ہین اور غیر اصح زیلعی کا قول ہی کہ اگر نافہ
مشک پانی لگنے سے فاسد نہو تو پاک ہی اور یہ اختلاف مردار جانور کے نافہ مین ہی اور زندہ غزال کا نافہ بالاتفاق پاک ہی زباد بزاء معجمہ وباء موحدہ بر وزن سحاب
خوشبودار چیز ہی یعنے ایک قسم کی بلی کا پسینہ اور میل ہی کہ اسکے دم کے نیچے مخرج کے پاس مجتمع ہو جاتا ہی اسکو پکڑ کے کھرچ لیتے ہین قاموس مین ہی کہ جسنے زباد کی
تفسیر جانور کی اسنے غلط کہا کذا فی الطحطاوی وبول ماکول اللحم نجس ونجاستہ مخففۃ وطہرہ محمد اور ماکول اللحم یعنے جس جانور کا گوشت کھانا حلال ہی چنانچہ
بکری اور اونٹ اسکا پیشاب نجس ہی بہ نجاست خفیفہ اور محمد بن حسن نے اسکو پاک کہا ہی ولا یشرب بولہ اصلا لا للتداوی ولا لغیرہ عند ابی حنیفۃ اور
ماکول اللحم کا پیشاب نہ پیا جاوے ہرگز نہ دوا کے واسطے اور نہ سواے دوا کے امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک م اور محمد رح کے نزدیک مطلقا جائز ہی
اور ابو یوسف رح کے نزدیک دوا کے واسطے جائز ہی فرع مسئلہ ملحقہ شارح کا اختلف فی التداوی بالمحرم وظاہر المذہب المنع کما فی رضاع البحر لکن نقل المصنف
ثمہ وہنا عن الحاوی وقیل یرخص اذا علم فیہ الشفاء ولم یعلم دواء آخر کما رخص الخمر للعطشان وعلیہ الفتوی اے حرام چیز سے دوا کرنے مین علما کا اختلاف ہی
اور ظاہر مذہب یہ ہی کہ درست نہین ہی چنانچہ بحر الرائق کی کتاب الرضاع مین ہی لیکن مصنف نے اپنی شرح مین وہان یعنے کتاب الرضاع مین اور
یہان حاوی قدسی سے نقل کیا ہی یہ مسئلہ اسطرح اور بعضون نے کہا کہ حرام سے دوا کرنے کی رخصت دیجاتی ہی جبکہ معلوم ہو کہ حرام مین شفا ہی اور کوئی
دوسری دوا معلوم نہو جیسے نہایت پیاسے کو شراب پینے کی رخصت دیگئی ہی اور اسی قول پر فتوی ہی م خانیہ مین ہی (قال علیہ الصلوۃ والسلام ان اللہ
تعالی لم یجعل شفاءکم فیما حرم علیکم) یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی نے تمہارے واسطے شفا نہین ٹھہرائی اس چیز مین جو تم پر
حرام کی یہ حضرت نے ان چیزون کے حق مین فرمایا جنمین شفا نہین ہی اور جنمین شفا ہی اسکے دوا کرنے کا کچھ مضائقہ نہین کیا تو نہین جانتا کہ پیاسے کو
شراب کا پینا حلال ہی ضرورت کے سبب سے انتہی اور اسی قول کو اختیار کیا ہی صاحب ہدایہ نے تجنیس مین اسواسطے کہ حرمت ساقط ہی شفا حاصل

ہونے کے وقت اور حاوی قدسی مین ہے کہ جب خون آدمی کے ناک سے روان ہو اور بند نہو یہانتک کہ اسکے مرجانے کا خوف ہو اور تجربہ اور امتحان سے یہ بات معلوم ہو کہ فاتحۃ الکتاب یا سورۂ اخلاص اس خون سے اسکے ماتھے پر لکھنے سے خون بند ہوگا تو ایک قول مین رخصت نہین ہے اور دوسرے قول مین رخصت ہے جیسے شرب خمر کی رخصت ہے پیاسے کو اور مردار کھانے کی نہایت گرسنگی مین اور یہی فتوی ہے کذا فی منح المصنف مختصراً۔ **فصل فی البیر** یہ فصل ہے کنوئین کے مسائل مین **اذا وقعت نجاسۃ** لیست بحیوان ولو مخففۃ او قطرۃ بول او دم او ذنب فارۃ لم تشمع فلو شمع ففیہ ما فی الفارۃ جب گری وہ نجاست جو جاندار نہین اگرچہ نجاست مخففہ ہو یا ایک قطرہ پیشاب یا خون کا یا چوہے کی دُم کٹی کہ محل قطع موم سے بند نہین ہے اگر محل قطع موم سے بند ہوگا تو اسکے گرنے سے اتنے ڈول نکالے جائینگے جتنے چوہے کے گرنے سے نکالے جاتے ہین یعنی ۲۰ ڈول م عدم حیوانیت کی قید اسواسطے لگائی کہ جاندار کے احکام آگے مذکور ہونگے اور نجاست مخففہ کو اسواسطے ذکر کیا کہ پانی مین نجاست مغلظہ اور مخففہ یکسان ہے کچھ فرق نہین **فی بیر دون القدر الکثیر** علی ما مر نجاست مذکورہ گری اس کنوئین مین جو کم ہے مقدار کثیر سے بنا بر کلام گذشتہ م سابق مین یہ مذکور ہوچکا کہ آب کثیر مین مبتلابہ کا ظن غالب معتبر ہے اور متاخرین کے فتوے پر دہ در دہ کثیر ہے تو اگر کنواں دہ در دہ ہوگا تو نجاست مذکورہ کے گرنے سے ناپاک نہوگا تاوقتیکہ اسکا رنگ یا مزہ یا بو متغیر نہو ولا اعتبار بالعمق علی المعتمد اور کچھ اعتبار نہین کنوئین کے عمق کا بنا بر قول معتمد کے یعنے کثرت مین طول اور عرض کا اعتبار ہے نہ عمق کا تو عمق اگرچہ دس گز کا ہو وقوع نجاست سے ناپاک ہوگا کذا فی البحر او مات فیہا او خارجہا والقی فیہا ولو فارۃ یابسۃ علی المعتمد الا الشہید النظیف او المسلم المغسول اما الکافر فینجسہا مطلقاً کسقط یا مرا کنوئین مین یا مرا کنوئین سے باہر اور ڈالا گیا اسمین اگرچہ مردہ خشک چوہا ہو معتمد قول پر مگر وہ شہید کہ پاک صاف ہے خون وغیرہ سے اور وہ مردہ مسلمان جو کہ نہلایا گیا ان دونون کے کنوئین مین گرنے سے پانی ناپاک نہین ہوتا ہے لیکن کافر مردہ تو کنوئین کو ناپاک کرتا ہے ہر طرح یعنے مغسول ہو یا غیر مغسول جیسے اسقاط حمل کا بچہ ناپاک کردیتا ہے **حیوان دموی غیر مائی** لما مر جاندار روان خون والا جو کہ آبی نہین بدلیل گذشتہ م مذکور ہوچکا کہ غیر دموی کی موت سے پانی نجس نہین ہوتا اگرچہ پھول یا پھٹ گیا ہو اور پانی کا جانور اگرچہ خون والا ہو اسکے مرنے سے پانی ناپاک نہین ہوتا کذا فی الطحطاوی **و انتفخ** او تمعط او تفسخ ولو تفسخ خارجہا ثم وقع فیہا ذکرہ الوانی جانور دموی مرکے پھول گیا یا اسکے بال جھڑ گئے یا پارہ پارہ ہوگیا اگرچہ کنوئین کے باہر پھٹ گیا پھر اسمین گرا ایسا ذکر کیا ہے علاء وانی محشی درر نے **نزح کل مائہا** الذی کان فیہا وقت الوقوع ذکرہ ابن الکمال نکالا جائے کنوئین کا وہ سب پانی جو اسمین تھا نجاست اور جانور مذکور کے گرنے کے وقت ایسا ذکر کیا ہے ابن کمال نے یعنی تو اگر پانی نکالنے سے پہلے کچھ پانی زیادہ ہوگا تو اسقدر کا نکالنا لازم نہوگا **بعد اخراجہ** الا اذا تعذر کخشبۃ او خرقۃ متنجسۃ فینزح الماء الی حد لا یملاء نصف الدلو یطہر الکل تبعاً باقی نکالا جائے نجاست اور جانور کے نکال ڈالنے کے بعد مگر جبکہ اسکا نکالنا نہو سکے چنانچہ لکڑی کا ٹکڑا یا ناپاک کپڑا کہ غائب ہوگیا تو اسقدر پانی نکالنے سے کہ آدھا ڈول نہ بھرے یہ سب چیزین پاک ہوجاوینگی کنوئین پاک ہونے کے ساتھ م یعنے ڈول اور رسی اور گھرنی اور کنوئین کے گردپیش اور پانی نکالنے والے کا ہاتھ اسواسطے کہ ان چیزون کی نجاست کنوئین کے ناپاک ہوجانے کے سبب سے تھی تو اسکے پاک ہوجانے سے یہ بھی پاک ہونگی جیسے شراب کا مٹکا پاک ہوجاتا ہے جبکہ شراب سرکہ بن جائے اور استنجا کرنے والے کا ہاتھ طاہر ہوجاتا ہے محل کی طہارت سے کذا فی البحر ولو نزح بعضہ ثم زاد فی الغد نزح قدر الباقی فی الصحیح خلاصۃ اور جو تھوڑا پانی آج نکالا گیا پھر اگلے دن زیادہ ہوگیا اسی قدر نکالا جاوے جتنا باقی رہا تھا قول صحیح مین کذا فی الخلاصہ م یعنی اسواسطے کہ علی الاتصال پانی نکالنا شرط نہین تو دوسرے دن سارا پانی نکالنا ضرور نہین قید بالموت لانہ لو خرج حیاً ولیس بنجس العین ولا بہ حدث و خبث لم ینزح شیء الا ان یدخل فمہ الماء فیعتبر بسورہ فان نجساً نزح الکل والا لا ہو الصحیح مصنف نے کنوئین کے پانی نکالنے مین موت حیوان کی قید لگائی اسواسطے کہ اگر جاندار زندہ نکالا گیا اور حالانکہ وہ نجس العین نہین مانند سور کے اور اسپر نجاست حکمی یا نجاست حقیقی نہین تو کچھ پانی نکالا نجاویگا مگر اسوقت جبکہ اسکا منہ پانی مین داخل ہو تو اسوقت اسکے جھوٹھے کا اعتبار ہوگا اگر اس حیوان کا جھوٹھا ناپاک ہے تو سارا پانی